Marfat.com

شرح صغیر

قصیدہ غوثیہ

مع

ختم غوثیہ

و

دیگر اولیاء کرام

مترجم: علامہ غضنفر صابری چشتی قادری

شبیر برادرز

۴۰۔ بی، اردو بازار لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق شرح و ترجمہ بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب ———— شرح صغیر قصیدہ غوثیہ
موضوع ———— شرح
اشاعت اوّل ———— ۱۹۸۷
تعداد ———— ۱۱۰۰
مطبع ———— منظور اعجاز پرنٹرز
ناشر ———— شبیر برادرز لاہور
ہدیہ ———— ۵۰/۷ روپے

86556

Marfat.com

وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قصیدہ خمریہ از حضرت میراں محی الدین غوث ثقلین شاہ عبدالقادر جیلانی رحۃ بے شمار اوصاف کا حامل ہے۔ قصیدہ غوثیہ جو آپ نے حالت جذب فرمایا خمریہ ہے اس کے لاتعداد فوائد میں سے چندایک جو بزرگان دین نے گنوائے ہیں درج ذیل ہیں۔

- جو کوئی اس قصیدہ کو ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرے گا۔
- جو اس کا ورد کرے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے گا جو پڑھے یا سنے گا وہ یاد رہے گا۔

اس قصیدہ کے ورد کی طفیل عربی استعداد میں اضافہ ہو گا۔

- جس مقصد کے لیے اس قصیدہ کو چالیس روز پڑھا جائے وہ پورا ہو جائے گا جو اسے پاس رکھے خود پڑھنا نہ جانتا ہو کسی سے پڑھوا کر سنے انشاء اللہ غوث الثقلینؒ کی خواب میں زیارت ہو گی۔
- جس مقصد کے لیے پڑھا جائے پڑھنے سے قبل اور آخر درود شریف پڑھا جائے اور نیاز بر شیرینی غوث پاکؓ دلوائی جائے انشاء اللہ مراد بر آئے گی۔ بشرطیکہ ارادہ نیک ہو پڑھنے والا سختی سے صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرے گناہ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب نہ ہو یا ہر قسم کے گناہ سے توبہ کر کے شروع کرے۔
- حصول مراد کے لیے اس قصیدہ کو قبلہ رو ہو کر پڑھنا چاہیے اول اور آخر درود شریف پڑھنا لازمی اور لابدی ہے۔

ترجمہ تشریح اور مطالب کے علاوہ عملیات بھی پیش خدمت ہیں جو احباب اس

Marfat.com

کو پڑھیں وہ غوث الثقلین ؒ کے میخانہ ازلی ابدی کے پیمانہ سے دردِ تہ جام کا ایک گھونٹ اس ناچیز کو عطا کیے جانے کی التجا بضرور کریں ۔ کیونکہ

حَاشَاهُ أَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهُ

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کے در سے امیدوار عنایات سے محروم رہے یا آپ کا پناہ گزیں آپ کے دروازے سے بے توقیر واپس لوٹ آئے ۔

احقر العباد

عنصر صابری
چشتی قادری

Marfat.com

غوث الاعظمؓ اکابرینِ اُمت کی نگاہ میں

حضرت خواجہ غریب نوازؒ اجمیری نے حضرت غوث الاعظمؒ کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں، آپ حسب تصریح تحفۃ الابرار، از مرزا آفتابؒ بیگ چشتی سلیمانی جناب غوث الاعظمؒ کے رشتے میں خالہ زاد بھائی ہیں۔

یا غوث معظم، نورِ ہدیٰ، مختارِ نبیؐ، مختارِ خدا
سُلطانِ دو عالم، قطبِ عُلیٰ، حیران زجلالت ارض وسما
در صدق ہمہ صدیقؓ وشی، در عدل وعدالت چو عمرؓ
اے کانِ حیا عثمانؓ نشی، مانندِ علیؓ با جُود وسخا
در بزم نبیؐ، عالی شانی، ستارِ عیوب مریدانی
در ملکِ ولایت سلطانی، اے منبع فضل وجود وسخا
چوں پائے نبیؐ شد تاجِ سرت، تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیشِ درت افتادہ چو پیشِ شاہ گدا
گرداد مسیح بہ مردہ رواں، دادی تو بدین محمدؐ جان
ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن وجمالت گشتہ فدا

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکیؒ مندرجہ ذیل میں حضرت غوث الاعظم کو مخاطب کرتے ہیں۔

قبلۂ اہل صفا، حضرت غوث الثقلینؓ
دستگیر ہمہ جا۔ حضرت غوث الثقلینؓ
خاکِ پائے تو بود روشنی اہل نظر
دیدہ را بخش ضیا حضرت غوث الثقلین۔

Marfat.com

بے نواخستہ دلم، نیست کسے آنکہ دہد

خستہ راجز تو دوا، حضرتِ غوث الثقلین رض

حضرت کعبۂ حاجاتِ ہمہ خلقان است

حاجتم ساز روا، حضرتِ غوث الثقلین رض

مردہ دل گشتہ ام ونام تو محی الدین است

مُردہ رازندہ نما۔ حضرتِ غوث الثقلین رض

اسی طرح کتب معتبرہ سے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح حضرت سیداحمد رفاعی، خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی اور کئی دیگر پیشوایان سلسلہ ہائے طریقت کا آنجناب رض سے استفاضہ ثابت ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رض آپ کی شان میں فرماتے ہیں۔
شیخ عبدالقادر رض بادشاہ طریق اور تمام عالم وجود میں صاحب تصرف تھے۔ کرامات و خوارق عادت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دوامی یدطولیٰ عطا فرمایا تھا۔(ترجمہ)

مخدوم جہاں حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رح شان غوث الاعظم یوں بیان کرتے ہیں۔

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں

ذات تو ہست قبلۂ ایمان عاشقاں

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں

حضرت ابوالمعالی مرشد حضرت بھیکہ میران رح یوں مدح سرا ہیں۔

گر کسے واللہ بعالم از می عرفانی است

از طفیل شاہ عبدالقادر رض گیلانی است۔

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ؎

غوث اعظمؓ دلیل راہ یقین   بہ یقیں رہبرا کابر دین

اوست درجملہ اولیاءؒ ممتاز   چوں پیمبرؐ در انبیا ممتاز

نیز اخبار الاخیار میں رقمطراز ہیں ۔

"اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم کو قطبیتِ کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا۔ فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک آپ کے کمال، جلال اور جمال کا شہرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم و اسباب آپ کے اختیار و اقتدار میں دے دیے تھے اور تمام اولیاء اللہ کو آپ کا مطیع و فرمانبردار بنا دیا تھا۔ غرضیکہ تمام اولیائے وقت، حاضر و غائب، قریب و بعید، ظاہر و باطن سب کے سب آپؓ کے فرمانبردار و اطاعت گزار تھے اور آپ تمام اولیا کے سردار و سالار تھے۔ کیونکہ آپ قطب الوقت سلطان الوجود امام الصدیقین حجت العارفین، روح معرفت قطب الحقیقت خلیفۃ اللہ فی الارض، وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ الوجود البحث النور الصرف سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں ۔"

حضرت الحاج محمد امداد اللہ مہاجر مکیؒ مدح غوث اعظم بیان کرتے ہیں۔

خداوند بحق شاہ گیلانیؓ
محی الدین و غوث و قطبؒ دوران
بکن خالی مرا از ہر خیالے
ولیکن آں کہ زو پیداست حالے

میرے پیر فخر المشائخ حضرت مولانا غلام ربانی چشتی صابری مدظلہ، حضرت پیران پیر کی شان بیان کرتے ہوئے عموماً اقتباس الانوار" یہ سطور بیان فرمایا کرتے ہیں ۔

Marfat.com

"جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا، سیدنا غوث الاعظم کی وساطت سے ہی ہوا۔ خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو۔ کوئی ولی آپؓ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہو سکتا۔ حق تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ جسے چاہیں، کسی منصب ولایت پر مقرر فرمادیں۔ جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمادیں"۔

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری۔ قدوسی، اقتباس الانوار میں جناب غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

اس فقیر کو متعدد ثقہ روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری پیشوائے سلسلہ چشتیہ حسب ارشاد نبوی، سیدنا غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ فیض حاصل کرتے رہے۔ اور آپ نے شغل "سہ گوشی" اور "حزب سیفی" بھی آنجناب سے حاصل کیا۔ ان ہر دو حضرات کی ملاقات اور خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کے غوث الاعظم سے استفاضہ کے ثبوت پر کتاب فوز المطالب، مصنفہ مولینا برہان الدین خان بھی قابل دید ہے۔

Marfat.com

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالٰی

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ

فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

Marfat.com

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ

مَقَامِىْ فَوْقَكُمْ مَازَالَ عَالِىْ

اَنَا فِىْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِىْ

يُصَرِّفُنِىْ وَحَسْبِىْ ذُوالْجَلَالِ

اَنَا الْبَازِىُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ

وَمَنْ ذَا فِى الرِّجَالِ اُعْطِىْ مِثَالِىْ

كَسَانِىْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِىْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

وَاَطْلَعَنِىْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ

وَقَلَّدَنِىْ وَاَعْطَانِىْ سُؤَالِىْ

Marfat.com

وَوَلّانِی عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُکْمِی نَافِذٌ فِی کُلِّ حَالِی

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِی بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِی جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِی

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِی

Marfat.com

وَمِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُــــوْرٌ
تَمُـرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِيْ

وَتُخْبِرُنِيْ بِـمَا يَأْتِيْ وَيَجْرِيْ
وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِيْ

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ
عَطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمُنَالِ

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَــدْ بَدَالِيْ

Marfat.com

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِی تَحْتَ حُکْمِی
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

Marfat.com

نَبِیٌّ ہَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ

ہُوَجَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعْ مَقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْہُوْرُ اِسْمِیْ

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

Marfat.com

(۱)

سَقَانِیُ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ترجمہ:۔ عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے تب میں نے
اپنی شراب سے کہاکہ میری طرف لوٹ آ۔

فائدہ:۔ یہ شعر برائے معرفت الٰہی ہزار بار گیارہ دن برائے رجوع محبوب و مقصود
ہر روز پانچ سو مرتبہ بعد از نماز عشا یا تہجد گیارہ روز پڑھیں اول اور آخر گیارہ
مرتبہ درود شریف۔ جلالی اور جمالی چیزوں سے پرہیز کریں۔

تشریح:۔ سَقَانِیُ :۔ صیغہ ماضی معلوم سِقَایَۃٌ پانی کا برتن۔
سَاقِیَہٌ :۔ چھوٹی نہر اس کی جمع سَاقِیَاتٌ ہے۔
سَاقِیُ :۔ پانی پلانے والا۔
حُبّ :۔ بضم حا مصدر۔ دوستی رکھنا محبت حُبّ کی مصدر ہے فعل
حَبَّ یُحِبُّ ہے۔
کَاْسَات :۔ کاس کی جمع۔ پانی پینے کا برتن یا وہ پیالہ جس میں شراب ہو اگر
شراب نہ ہو تو اسے۔ زجاجہ۔ اِناء۔ قدح کہیں گے کاس چونکہ مونث ہے اس لیے اسکی

Marfat.com

جمع کاسات اور کؤوس ہے۔

وِصَال : بروزن فعال۔ ملنا۔ ملاقات کرنا۔

قَوْل :۔ کہنا۔

خَمْرَتِیْ :۔ خَمْرَۃ عرق انگور۔ شراب سے کیونکہ عقل جاتی رہتی ہے اس لیئے اس کو خمر کہا گیا ہے۔ خَمْرَۃٌ کھجوروں کا معنیٰ۔ خُمَار نشہ ٹوٹنے کی حالت۔ اس شعر میں خمرہ سے مراد شراب مطلق ہے یا اسرار الٰہیہ ہیں جو بعد وصال عاشق کو حاصل ہوتے ہیں

نَحْوِ : طریقہ

تعالیٰ :۔ امر حاضر معلوم مونث باب تفاعل سے ہے۔

تَعَالیٰ :۔ تَعَالِیًا۔ بلند ہوا۔ اوپر والا جب نیچے والے کو اپنی طرف بلاتا ہے تو کہتا ہے تَعَال ۔ مراد بلانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی میرا ذریعہ وصال الٰہی بنی۔ جب وصال ہوا تو اس نے اسرار الٰہی سمجھنے کی استعداد عطا کی تو میں رموز الوہیت حاصل کرنے کا متحمل ہوا۔ اسرار حقیقت جو قدرت کے نہاں خانہ میں مخفی تھے جب فیضان الٰہی کی شراب حقیقت کا ایک جرعہ میری طلبی پر وہ میرے دل پر ایسا اترا جیسے نشیب میں پانی دوڑتا چلا آتا ہے تو اسرار الٰہیہ شعلہ آتش کی طرح آشکار ہو گئے۔

(۲)

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُكْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ترجمہ: پیالوں میں ابھری ہوئی وہ شراب میری طرف دوڑی جس سے

Marfat.com

میں اپنے احباب میں نشۂ شراب سے سرمست ہو گیا۔

فائدہ:۔ برائے حصول مقاصد دینی و دنیوی ہر روز پندرہ سو مرتبہ ۴۱ روز اس شعر کو پڑھیں اگر ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں تو فوائد از خزانہ غیب ظاہر ہونے لگتے ہیں اس شعر سے بطفیل غوث پاک بارش بھی ہوتی ہے کثرت سے پڑھیں۔

نوٹ:۔ ہر شعر کے اول آخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

تشریح:۔ سَعَتْ :۔ فعل ماضی ضمیر فاعل خَمْرۃ کی طرف راجع ہے۔

السعی :۔ قصد کرنا۔ کام کرنا۔ چلنا دوڑنا۔

المشی :۔ جلدی یا آہستہ چلنا۔

لِنَحْوِیْ :۔ لام زائد۔ نحو طرف جانب۔

کُئُوْس : جمع کاس۔ پیالہ۔

ھِمْتُ :۔ صیغہ ماضی تکلم ھَیْم۔ ھَیَمَان مصدر ہے شیفتہ ہونا سرگشتہ ہونا اس جگہ قصد سے اس کا پینا مراد ہے۔

بِسُکْرَتِیْ :۔ بضم و فتح سین (س) ہر دو جائز ہے۔

:۔ (شدت) مستی۔ گمراہی۔ ضلالت۔

سُکْر :۔ اصطلاح تصوف میں غلبہ محبت کا نام ہے۔

بَیْنَ :۔ جدائی۔ وصل کے متضاد معنوں میں مستعمل ہوتا ہے کبھی ظرف کے معنی دیتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔

الموالی :۔ جمع۔ مولیٰ۔ دوست۔ مددگار۔ ہمسایہ۔ چچیرا بھائی۔ مصاحب۔ غلام۔

صوفیائے اکرام نے فرمایا ہے کہ۔

Marfat.com

شکر کی حالت میں انسان کی ہستی اور صفات قائم رہتی ہیں اس حال میں جو فعل صادر ہوتا ہے اس کا فاعل وہی سمجھا جاتا ہے اور محو کی حالت میں انسان کی ہستی بذات اللہ قائم سمجھی جاتی ہے۔ اس کی صفات بشریہ کو خانی خیال کیا جاتا ہے اس لیے اس کے افعال اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں بعض نے شکر کا اطلاق محو پر بھی کیا ہے۔

شیخ یوسف نباہی رح فرماتے ہیں:۔

جب امور خارجیہ عالم جسمانی میں اپنا اثر دکھلاتے ہیں تو بطریق اولے اسرار حقیقت جو ان سے زیادہ ادق اور حیرت افزا ہوتے ہیں روح پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتے ہیں یہی شکر ہے۔ اس ناچیز کے نزدیک واجب الوجود (اللہ تعالیٰ) کے اسرار قدرت ممکن الوجود (انسان) کو محسوس مثالوں میں سمجھائے جا سکتے ہیں۔ جب کوئی کسی کے حسن و جمال کو دیکھ کر شیفتہ و از خود رفتہ ہوتا ہے۔ تو وہ کیفیت بمنزلہ سکر ہے۔

موسےٰؑ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات

اللہ تعالیٰ کی تجلی کو موسےٰ علیہ السلام کا نہ برداشت کرنا اور غش کھا کر گر پڑنے کی حالت سکر کی تھی۔ مگر۔

تو عین ذات می نگری در تبسمی

حضور علیہ صلوٰۃ السلام کا عین ذات کو دیکھنا اور آپ کے ہونٹوں پر تبسم ہونا حالت صحو ہے۔

اسرار الوہیت کی شراب دوڑ کر میری طرف آئی جیسے میرے جذبہ دل نے اسرار الہیہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔ میں وصال الہی کی نعمت سے سرشار ہوا تو میرا کاسۂ دل فیضان کا ظرف بن گیا جس طرح پانی نشیب کی طرف جلدی جاتا ہے۔ اسی طرح وہ اسرار الوہیت بمثل شراب میری طبعی کشش کی بدولت دوڑ کر اور مچل کر چلے آئے جب میں اس شراب معرفت کو پی رہا تھا تو میرے احباب نے اس کا مشاہدہ بھی کیا میری ہستی کسی سے مخفی نہ تھی۔

Marfat.com

(۳)

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

ترجمہ:۔ میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور میرے رنگ میں خود کو رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔

فائدہ:۔ تسخیر خلائق کے لیے اس شعر کو ہر روز پانچ سو مرتبہ تنہائی میں متوجہ ہو کر پڑھیں جلالی جمالی چیزوں سے پرہیز۔

تشریح:۔ فا۔ عاطفہ ترتیب حالات کے لیے ہے

قول:۔ اقطاب کو دعوت دینا یہاں مراد ہے۔

سائر:۔ بوزن فاعل۔ باقی۔ جمع۔

اقطاب:۔ جمع قطب ہے۔ قطب ایک ستارہ کا نام ہے جو ایک جگہ قائم رہتا ہے قطب قوم کا سردار ہوتا ہے جس پر پوری قوم کا دارومدار ہوتا ہے چکی کی کیلی بھی قطب کہلاتی ہے۔ اس جگہ قطب کی جمع اقطاب ہے جو بمعنی اولیا اللہ ہے۔

لُمُّوْا:۔ صیغہ امر جمع مذکر۔ یہاں مخاطب اقطاب ہیں لَمّ مصدر۔ اترنا۔ اپنا اور اپنے یاروں کا حصہ کھا نا پینا۔

بِحَالی:۔ میں۔ ملا۔ میرے حال میں داخل ہو۔ میرے حال کے ساتھ ملا۔

Marfat.com

وَادْخُلُوْا :۔ صیغہ امر جمع مذکر۔ دخول۔ کسی مکان میں داخل ہونا۔

رِجَال :۔ جمع رجل۔ مرد رجال سے مراد مریداں یا صفا ہیں۔

مئے عشق الٰہی سے سرشار ہو کر میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور خود کو میرے رنگ میں یعنی نشہ عرفان میں رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔

(۴)

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ترجمہ :۔ مستحکم ارادہ سے ہمت کر کے جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو ساقی قوم نے میرے لیے لبا لب جام بھرے ہیں۔

فائدہ :۔ ہمت اور طاقت کے حصول کی خاطر سو بار روزانہ پڑھیں۔

وَ :۔ واو۔ اس سے پہلے شعر کی طرف معطوف علیہ

هُمُّوْا :۔ بصیغہ امر حاضر۔ اَلْهَمُّ۔ مصدر۔ غم کرنا۔ قصد کرنا۔

هم :۔ آیندہ کا غم۔

وَاشْرَبُوْا :۔ بصیغہ امر علف هُمُّوْا پر ہے شرب مصدر۔ پینا۔

جنود :۔ جمع جند لشکر

سَاقِیْ :۔ پلا نے والا۔ یہاں مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَوْم :۔ مردوں کی جماعت۔

Marfat.com

بِاَنْوَانِی مَلَالِیْ :۔ لبالب۔ ساقی قوم نے میری خاطر عشق کا پیالہ بھرا بعض نسخوں میں بِالْوَانِی الْمَلَالِی آیا ہے اس کے معنی موزوں نہیں اس لیے یہ درست نہ ہے۔

اس شعر کا پچھلے شعر سے گہرا تعلق ہے اس میں آپ نے اولیا اللہ اور اقطاب سے ازراہ شفقت فرمایا آپ ارادہ مستحکم کریں کیونکہ بغیر ارادہ کچھ نہیں ہوتا کہ ہمت باندھ کر میرے ساتھ چشمہ عرفان سے وہ جام پیئں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بیے لبالب بھرا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس شعر میں ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان معجزات کی طرف اشارہ ہے۔ آپ اگر پانی کو یا طعام کو اپنا دستِ مبارک لگا دیتے تھے تو وہ ختم نہ ہوتا تھا۔ غوث پاکؒ نے چونکہ شراب معرفت کا پیالہ حضورؐ کے ہاتھوں سے پیا اس لیے وہ ختم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا فیض تمام سلاسل میں جاری ہے۔ اور:۔

قدمی ھذہٖ علی رقبہ کل ولی اللہ۔

آپ کے اس فرمان کے مطابق آپ کا قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہے غریب نواز پاک وہند الولی خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشاد کے مطابق آپ کا قدم انہوں نے اپنی آنکھوں پر لیا۔

۵

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

ترجمہ:۔ میرے مست ہونے کے بعد تم نے میرے پیمانہ میں بچی شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبہ اور قرب نہ پا سکے۔

Marfat.com

فائدہ: برائے طلب فنافی الشیخ تنہائی میں پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح: شَرِبْتُمْ :۔ فعل ماضی معلوم۔ شرب پینا۔

سُکْرِیْ :۔ سکر مضاف یائے متکلم کی طرف ہے۔ مستی بے ہوشی۔

نِلْتُمْ :۔ صیغہ ماضی وزن خِفْتُمْ۔ مصدر۔ نَیْلٌ۔ بمعنی پانا۔ حاصل کرنا۔

عُلُوْ۔ بلند مرتبہ بلند قدر ہونا۔ بلندی۔

اِتِّصَالِیْ :۔ یائے متکلم۔ اِتِّصَالٌ۔ ملنا۔

سرتاج اولیاکرام میراں محی الدینؒ اپنے مصاحبین اولیائے کرام سے فرماتے ہیں میری یہی خواہش رہی کہ آپ میرے مرتبہ تک رسائی کریں۔ باوجود یہ کہ آپ نے میرے مست ہونے کے بعد میری چھوٹی چھوڑی ہوئی شراب عرفان اسی پیالہ سے پی جس پیالہ سے میں پی کر مست ہوا لیکن اس کے باوجود آپ مرتبہ مقصود کو نہ پا سکے آپ کو اتباع حقیقی کی پورے طور پر پابندی کرتے ہوئے مزید سعی کرنی چاہیے۔

(۶)

مُقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ

مُقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

ترجمہ: اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

فائدہ: برائے بلندی درجات گیارہ سو مرتبہ تنہائی میں پڑھیں۔

86556

Marfat.com

مُقَام :۔ بضم و بالفتح ۔ موضع ۔ مقام ۔ اس جگہ مرتبہ سلوک ۔ قرب الٰہی ۔

اَلْعُلٰی :۔ بضم العین مصدر ۔ بلندی ۔

مَازَال عَالِیْ :۔ اصل میں مَازَالَ عَالِیاً تھا ضرورت شعری کے بسبب عالی مجرور پڑھا گیا ہے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی اللہ برابر ترقی کرتے رہتے ہیں ۔

سیدنا غوث الاعظم نے اس شعر میں تمام اقطاب کو تحریص ترقی مدارج دلائی ہے ۔ اگر وہ موجودہ مدارج کو انتہائی مدارج سمجھیں تو انہیں اس کا اظہار نہ کرنا چاہیے ۔ اگر وہ اپنے زعم میں خود کو کامل سمجھ لیں اور یہ خیال کریں کہ اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں تو یہ خیال ان کا درست نہ ہوگا کیونکہ قرب کے بے انتہا مدارج ہیں اور آپ سب میرے مدارج سے بہت نیچے ہیں لہذا میری تقلید میں سعی کرنی چاہیے تاکہ ترقی مدارج ہو ۔

۷

اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

ترجمہ :۔ میں قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں اللہ تعالےٰ مجھے ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے وہ میرے لیے کافی ہے

فائدہ :۔ مقام یکتائی کے حصول کے لیے پندرہ سو مرتبہ روزانہ تنہائی میں باپرہیز پڑھیں ۔

تشریح :۔ اَنَا : ضمیر متکلم

Marfat.com

حَضْرَۃ :۔ درگاہ۔

التَّقْرِیْب :۔ نزدیک کرنا۔ قرب، کے حصول کی کوشش کرنا۔

وَحْد :۔ مصدر یگانگی۔ اکیلا یا تنہا ہونا۔

تصریف :۔ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا۔

حَسْبِیْ :۔ مجھے کافی ہے۔

جَلَال :۔ بزرگی۔

آپ نے فرمایا کہ میں بارگاہ رب العزت میں بسبب قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں اللہ نے مجھے دیگر اولیاء پر برتری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تعلیم و فیضان سے ہر لحظہ ترقی دیتا رہتا ہے۔ میں اللہ کے بندوں کو اس کے قریب کرنے اور راہ ہدایت پر لانے میں خاص ملکہ رکھتا ہوں۔ یہ توفیق الٰہی میرے لیے کافی ہے۔

۸

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ

فَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالُ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ترجمہ :۔ جس طرح سیاہ و سفید پروں والا شہباز تمام پرندوں پر غالب ہے اس طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں بندوں میں کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔

فائدہ :۔ تسخیر خلائق کی خاطر گیارہ روز جس قدر پڑھ سکیں بار بار پڑھیں۔

Marfat.com

الْبَازِیْ :- باز مشہور شکاری پرندہ ہے۔

اَلْاَشْھَبْ :- وہ پرندہ یا جانور جس میں سفیدی اور سیاہی دونوں ہوں لیکن سفیدی غالب ہو۔

شَیْخ :- صوفیاکرام کے نزدیک وہ سالک جو شریعت کی متابعت سے حقیقت کے مرتبہ عالی پر فائز ہو اور درجہ فنا سے بقا کے مقام پر ہو۔

اُعْطِیْ :- صیغہ ماضی مجہول - اعطا بخشش کرنا۔

جس طرح باز بلندی پر پرواز کرتا ہے اسی طرح میں عرش تک پرواز کرکے اسرار الہیہ اور اولیا اللہ کے واسطے حاصل کرکے قوت روح و جان مہیا کرتا ہوں۔ باز میں شجاعت قوت بازو ایسی صفت ہے جو جسمانی اور روحانی فضیلت کو ثابت کرتی ہے۔ لہذا آپ نے شعر میں باز کا ذکر کرکے اپنی فضیلت تمام مشائخ پر ظاہر فرمائی ہے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جسے آپ جلیا رتبہ ملا ہو۔

⑨

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

ترجمہ :- اللہ تعالٰی نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر مستحکم عزم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کا تاج میرے سر پر رکھا۔

Marfat.com

فائدہ :۔ برائے طلب درجات کمال کے لیے پندرہ سو مرتبہ تنہا بیٹھ کر پڑھیں۔

تشریح :۔ کَسَانِیْ :۔ ماضی مطلق نون وقایہ یائے متکلم مفعول کسرہ لباس پہنانا۔

طِراز :۔ سنجاف۔ بیل بوٹے جو کپڑے پر بنے ہوتے ہیں۔

عَزْم :۔ قصد کرنا۔

تَوَّجَنِیْ :۔ مراد تاج پہنانا۔

بتیجان الکمال :۔ عزت سے وصال۔ ہر ایک قسم کا تاج کمال بخشنا۔

فیضان الٰہی کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی کوئی نہایت ہے یہاں کمال سے مراد وہ سبقت ہے جو جناب کو دوسرے اولیا اللہ پر عطا ہوئی ہے۔ یعنی یہ کمال جس کا ذکر کیا گیا ہے اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کمال کا ظل اور تابع بنانے کا جز اعزاز عطا ہوا ہے وہ اولیا اللہ میں گویا بادشاہی اور سلطانی کا تاج ہے۔ یہ تاج اور خلعت لاریب آپ کا سرمایہ افتخار ہے۔

(۱۰)

وَ اَطْلَعَنِیْ عَلیٰ سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ترجمہ :۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے راز قدیم مجھ پر آشکار کئے اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا وہ مجھے عطا کیا۔

Marfat.com

فائدہ :۔ برائے عطا و انکشاف رموز باطنی اور واردات قلبی از الٰہی پندرہ سو مرتبہ تنہائی میں بیٹھ کر گیارہ روز پڑھیں۔

تشریح :۔ اَطْلَعَنِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول اِطلاع آگاہ کرنا۔

سِرّ :۔ راز۔ مخفی۔

قَلَّدَنِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم۔ تقلید۔ گردن میں حمائل وغیرہ ڈالنا عزت و امتیاز۔ قربانی کے جانور کے گلے میں امتیازی چیز ڈالنا۔

اَعْطَانِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔ اعطا۔ دینا۔

سُؤَال :۔ مقصد مطلوب۔

اللہ تعالےٰ کی حب نے مجھے راز قدیم معرفت اسرار قرآن یا قرآن پاک وصول ذاتی رتبہ تکوین جو اولیاء اللہ کو متخلق باخلاق اللہ ہونے کے بعد عطا ہوتا ہے عزت و امتیاز کا ہار بنا کر پہنایا اس سلسلہ میں میں نے جو کچھ مانگا وہ مجھے عطا کیا گیا۔

(۱۱)

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ

ترجمہ :۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے لہذا میرا حکم ہر حالت میں نافذ و جاری ہے۔

فائدہ :۔ برائے تسخیر خلائق پہلے گیارہ روز ہزار بار اور بعد میں سو مرتبہ روزانہ تین

Marfat.com

روز پڑھیں۔

دوم:۔ اولاد کے لیے بانجھ عورت کی ناف پر اس شعر کے اعداد کا نقش عرق گلاب یا زعفران سے بنا کر بند ہوا ہیں بعد فراغت حیض کے انشاء اللہ حمل ٹھیر جائے گا۔اس شعر کے نیچے گیارہ اسم قطب بھی لکھیں جائیں۔

سوم:۔ نیست و نابود دشمن کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ ویران کوئیں کی مٹی پر پڑھ کر دشمن کے گھر پر یا اس کی طرف پھینکیں۔

تشریح:۔ دَاَنِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔تولیہ کسی چیز کی طرف متوجہ کرنا۔یا کسی کو کوئی کام سپرد کرنا قرآن حکیم میں ختم المرسلین صلی اللہ کو اللہ رب العزت نے فرمایا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط پ ۲ ع ۱۷/۱

(اب نماز پڑھنے کے وقت) اے نبی مسجد حرم کی طرف منہ پھیر دے۔

اقطاب:۔ قطب کی جمع۔کتب تصوف میں اولیا اللہ کے مختلف مدارج اور مقام بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک قطب ہے۔سب سے پہلے ۔۱۔صاحب ایمان ۔۲۔صالح۔صوفی یعنی پرہیز گار۔۳۔سالک ۔۴۔عارف جو اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھتا ہو۔ ۵۔افراد۔اللہ تعالے کا قرب جنہیں عبادت، ریاضت اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی بدولت حاصل ہو۔اس کے بعد تصوف میں اللہ تعالیٰ دوست۔۶۔ولی اللہ کا مقام ہے۔

قطب:۔ جب ولی اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو اس سے کفر اور ضلالت کی تاریکی اس طرح دور ہو جاتی ہے جس طرح اندھیرا آفتاب اور مہتاب سے۔بعض کے نزدیک قطب اور غوث ایک ہی شخص ہوتا ہے۔بعض اوقات قطب، بادشاہت پر بھی فائز ہوتا ہے۔

اوتاد:۔ وتد کی جمع ہے۔بمعنی میخ۔چونکہ میخ کسی چیز کے مقام اور ثبات کی ضامن ہوتی ہے وہ کسی چیز کو متذلزل ہونے نہیں دیتی یہ جہاں کے قیام کا ضامن ہوتا ہے۔اس طبقہ کے ہر فرد کی حیثیت ایک میخ کی ہوتی ہے۔جب کوئی قطب دنیا سے رخصت ہو جائے

Marfat.com

تراد تاد سے ایک شخص اس کی جگہ لیتا ہے۔

ابدال :۔ بدل کی جمع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقام کے اولیا کو یوماً فیوماً درجہ کمال پر ترقی دے کر ان کے درجات تبدیل فرماتا رہتا ہے۔ اگر ایک دنیا سے رخصت ہو جائے تو دوسرا اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کا نام ابدال ہے۔ یہ جماعت دنیا بھر میں چالیس اولیا اللہ پر مشتمل رہتی ہے۔ اس مقام پر وہ فائز ہوتا ہے۔ جس کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہا درجہ کا ہو۔

نقباء :۔ تیس سو اولیا اللہ کی یہ جماعت ہے ان سے نچلا درجہ کا ہے۔

نجیب :۔ نجیب ترقی کر کے نقیب بنتا ہے۔

محبوب سبحانی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے مجھ کو تمام قطبوں پر حاکم بنایا میرا حکم میری ہر حالت یعنی حیات اور بعد حیات دہری ؎ یا شام ہو یا رات ہو یعنی ہر وقت جاری ہے۔

۱۲

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

ترجمہ :۔ اگر میں اپنا راز دریاؤں پر کھول دوں تو دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور ان کا نام و نشان بھی نہ رہے۔

Marfat.com

فائدہ:۔ دشمن کی حرکات سے نجات کے لیے گیارہ دن پانچ سو مرتبہ روزانہ باپرہیز پڑھیں۔

لو :۔ حرف شرط۔ اگر۔

اُلْقِیْتُ :۔ ماضی القا مصدر معنی ڈالنا۔

سِرّ :۔ بھید۔ راز۔ مخفی۔

بِحَار :۔ جمع بحر۔ دریا یا نہر۔ علی۔ پر

لَصَارَ :۔ میں لام تاکید کا ہے۔ یہاں مراد آپ کی توجہ سے دریا معدوم ہو سکتے ہیں

غَوْرًا :۔ نشیب زمین جس میں پانی خشک ہو گیا ہو۔

فی الزَّوَالِ :۔ زوال میں بفتح الزا۔ میں دور ہو جانا۔ بھر جانا یا جگہ سے دور ہو جانا۔
سیدنا محی الدین جیلانیؒ فرماتے ہیں۔ اگر میں اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ اس طاقت اور راز متوجہ کو تمام دریاؤں پر ڈالتا تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں خشک اور معدوم ہو جاتا۔ اگر آپ اپنی کرامت کا اظہار فرماتے تو یہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اس معجزہ جیسا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا تھا۔

۱۴

وَلَوْ اُلْقِیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

ترجمہ:۔ اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر آشکار کردوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ایسے ریت ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

Marfat.com

فائدہ:۔ برائے ہلاکت دشمن یا اس کی دشمنی گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ با پرہیز پڑھیں۔

تشریح:۔ جِبَال :۔ جبل کی جمع پہاڑ۔

دُکَّتْ :۔ ماضی مجہول مصدر دک کوٹنا

اِخْتِفَاء :۔ پوشیدہ ہونا۔

بَیْنَ :۔ درمیان۔

رِمَال :۔ جمع رمل۔ ریت۔

اس شعر میں عیاں ہے۔ میراں محی الدین کا وجود فنافی اللہ جسے فنافی الذات کہتے ہیں ہو گیا تھا اور آپ ماسوائے واجب الوجود کے کچھ باقی نہ تھے۔

اسی لیے آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اگر میں اس سر بھید کو بارگاہ باری تعالےٰ سے بطورت طاقت عطا ہوا اسے پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ بوجہ خوف کے یا بوجہ عدم تحمل کے ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے پوشیدہ ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

اس شعر میں سر سے مراد وہ نور ایمان ہے جو انسان کے دل میں ہے اگر اس سے اللہ جل جلالہ کے جلال کا مشاہدہ کیا جائے تو اس انوار جلال سے پہاڑ اپنی جگہ سے متزلزل ہو کر ریت بن کر پیوند زمین ہو سکتے ہیں نیز اس شعر میں اپنی ہستی اور عمل کو لاشی محض کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں جبال سے مراد پتھر دل انسان بھی ہو سکتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگر میں متکبریں اور منکریں جو پتھر دل ہیں ان کی طرف اپنی توجہ ڈالوں تو جو کہ ان سینوں میں بصورت پتھر کے ہے وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت ہو جائے۔

آپ کا سینہ نور باری تعالےٰ سے منور تھا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں قرآن حکیم کی درج ذیل آیت کو بطور تلمیح لائے ہیں۔

Marfat.com

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۔

(۱۴)

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِىْ

ترجمہ:۔ اگر میں اپنا راز آگ پر ظاہر کردوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام نشان نہ رہے ۔

فائدہ:۔ برائے امراض سر منہ لاعلاج اور پوشیدہ امراض کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر مریض کو دم کریں اور دم کر کے پانی بھی پلائیں ۔

تشریح:۔ فَوْقَ :۔ اوپر ۔ نَارٍ ۔ آگ آتش ۔

لَخَمَدَتْ :۔ لام تاکید جزا ر واقع ہوا ۔

خَمَدَتْ :۔ صیغہ ماضی معروف ۔ مصدر ۔

خُمُوْد :۔ آگ کا بجھ جانا ۔ شعلے بیٹھ جانا ۔ شعری ضرورت کے لحاظ سے [illegible]
ساکن [illegible] ما [illegible] ۔

[illegible] ۔ آگ کا ایسا بجھ جانا کہ نام و نشان نہ رہے ۔

[illegible] میں زمانہ ماضی کی انتہا اور زمانہ مستقبل [illegible]

Marfat.com

کو حال کہا جاتا ہے اہل تصوف کے نزدیک نور معرفت الہی کا فیضان جو دل کو منور کرتا ہے وہ حال ہے۔

مقام:- اللہ تعالٰی کی کرم نوازی سے جب فیضان انوار الہی پر تو دل پر پڑتا ہے اور دل اس نور الہی کی تصویر کو ہمیشہ کے لیے قائم کر لیتا ہے۔ اس تصویر حقیقی کا دل ایک جزو ہو جاتا ہے۔ اس حالت کیفیت اور درجہ کو مقام کہتے ہیں۔

حالت مقام میں انسان اس نور کے تصور حقیقی کو مستقل طور پر قائم کر لیتا ہے۔ جناب غوث صمدانی فرماتے ہیں اگر میں اپنی طاقت سے اپنی توجہ آگ پر ڈالوں تو وہ آگ کو فوراً سرد کر دے اور وہ ایسی نابود ہو کہ اس کا نام و نشان تک نہ رہے ایسا اس لیے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالٰے نے مجھے جو طاقت بخشی ہے وہ درجہ حال کے مطابق عطا ہوئی ہے۔

آپ کو قدرت نے درجہ حال میں طاقت بخش رکھی ہے۔ یعنی آپ ابتدائی طاقت سے آگ کو ختم کر سکتے ہیں مقام کے درجہ جو انتہائی درجہ کا ہے اس کی طاقت کو بروئے کار لانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ قرآن حکیم میں آگ کو ٹھنڈی ہونے کا ذکر کیا گیا اگر انتہائی گرمی یک لخت سردی میں تبدیل ہو جائے تو وہ بھی انسانی زندگی کے لیے مضر اور اس قدر نقصان دہ ہوتی ہے جو ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے۔ چنانچہ جب آگ کو سرد ہونے کا حکم ہوا تو یہ تھا کہ اس قدر ٹھنڈی ہو سلامتی کا باعث بنے اور ایذا نہ پہنچائے۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

شیطان نے خالق حقیقی کے سامنے اپنی تخلیق اور برتری کا دعوے ان الفاظ سے کیا تھا۔

خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝

وہ اور اس کی ذریت انسان کو جادہ مستقیم سے دور رکھنے کے لیے ہر وقت مصروف

Marfat.com

رہتے ہیں انہیں یہ کیوں گوارا ہو سکتا ہے کہ کسی کو عشق حقیقی کی منزلیں طے کرتا دیکھ سکیں لہذا وہ طالب کو حصول معرفت الٰہی سے ہٹانے کے لیئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں جن میں سے ایک قوت نار ہے جس کو مٹی پر برتری ہے آپ فرماتے ہیں طالبوں کو ابتدائے عشق میں سرگشتہ اور سراسیمہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے اگر میں اپنی توجہ اس آگ پر ڈالوں تو وہ ایسی بجھ جائے کہ نام و نشان نہ رہے۔

ارشاد نبی اکرمؐ ہے کہ مومن جب دوزخ کے اوپر پل صراط سے گذریں گے تو دوزخ پکارے گا۔ اے مومن جلدی سے گذر جا تیرے نور ایمان نے میری آتش کو سرد کر دیا ہے۔ یقیناً ایک اہل ایمان سے دوزخ کی یہ کیفیت ہو سکتی ہے۔ تو سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی طاقت عطا کردہ باری تعالیٰ سے آتش دوزخ ضرور ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔

(۱۵)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

ترجمہ:۔ اگر میں اپنا راز یعنی طاقت عطا کردہ از باری تعالیٰ سے تو بہ مردہ پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو۔

فائدہ:۔ اگر کسی کا دل مرجھایا ہوا ہو غمناک ہو تو ہر روز گیارہ سو مرتبہ پانی پر پڑھ کر گیارہ دن پلائیں۔ زخم چشم کے لیئے بھی اسی طریق پر عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے پانی سے منہ دھوئیں۔ عشق الٰہی کے لیئے بھی ہے۔

تشریح: مَیِّتٍ :۔ مردہ۔ جو مر چکا ہے۔

اَلْمُوْلِی :۔ اصل میں صیغہ مفعول مولوی تھا۔ واؤ یا ای میں مدغم ہوئی تو مولی ہوا اور پھر تخفیف سے اس کو مولی پڑھا گیا۔

اَلْمُوْلِی :۔ موصوف اللہ تعالےٰ کی صفت ہے۔

سیدنا غوث الاعظمؓ نے جو اس شعر میں اپنی توجہ طاقت عطا کردہ رب العزت سے مردہ کو زندہ کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ آپ کا یہ اعلان سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا عیسےٰ کی نبوت کے معجزوں کا ظل ہوتا ہے۔ سیدنا ابراہیم نے بحکم باری تعالےٰ پرندہ کا قیمہ یک جا کر کے رکھ کر ان کو بلایا تو وہ زندہ ہو کر پرواز کرنے لگے۔ سیدنا عیسےٰ بھی حکم ربانی سے زندہ کرتے رہے۔ حضورؐ کی امت کے اولیا کرام کو اس قدر کرامتیں عطا کی گئی ہیں۔ جس قدر پہلی امتوں کے انبیا کو معجزے عطا ہوئے آپ سے مردہ کو زندہ کیئے جانے کی کرامت سرزد ہو ہو سکتی ہے۔ نیز مردہ دلوں کو زندگی عطا کیا جانا بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔

۱۶

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

ترجمہ: گذرے ہوئے مہینے اور زمانے یا جواب گذر رہے ہیں بلاشبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فائدہ: برائے تسخیر کے گیارہ سو مرتبہ با پرہیز روزانہ پڑھیں
تشریح: شُهُوْرٌ: شہر جمع۔ مہینہ۔ پہلی رات کا چاند۔
دُهُوْر :۔ دہر کی جمع۔ زمانہ۔
تَمُرُّ :۔ صیغہ مضارع۔ مسرور۔ گزرنا جانا۔
تَنْقَضِیْ :۔ صیغہ مضارع۔ انقضا۔ ختم ہونا۔ تمام ہونا۔
اِلَّا :۔ حرف استثنا
اَتٰی :۔ صیغہ ماضی اتیان مصدر مجرد۔ آنا

آپ فرماتے ہیں جب اللہ تعالےٰ نے مجھے گزرے ہوئے اور آنے والے زمانے کا علم عطا کیا زمانہ ماضی میں جو بیت چکا ہے۔ وہ بھی میرے سامنے ہے۔ زمانہ حاضر اور مستقبل کا علم مجھے ایسے ہے جیسے سال مہینے اور زمانہ میرے پیش ہو کر مجھے خبر دے۔

(۱۷)

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

ترجمہ: اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی اطلاع اور خبر دیتے ہیں اے منکر کرامات ان کی نکتہ چینی چھوڑ دے یعنی جھگڑا سے باز آ۔

Marfat.com

فائدہ:۔ برائے منکشف اسرار غیبی گیارہ روز گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:۔ تُخْبِرُنِیْ :۔ تُخْبِرُ ۔ مضارع۔ اخبار۔ مصدر خبر دینا۔

مَا:۔ اسم موصول مراد امر واقع ۔

یَاتِیْ وَیَجْرِیْ :۔ فعل مضارع بصیغہ واحد مذکر غائب ۔ جو ماجرا گذرتا ہے۔ جو ظہور میں آتا ہے۔

تَعْلَمُنِیْ :۔ فعل مضارع فاعل ان کا ضمیر راجع بسوئے ضمیر ۔ خبر دینا۔

فَاقْصِرْ :۔ اقصر صیغہ امر۔ اقصار۔ روکنا۔

اے منکر کرامت اگر مجھے ماضی۔ حال اور مستقبل کا علم ہے تو نے کاہے کو بحث شروع کر رکھی ہے اسے چھوڑ دے اور باز آ۔ معترضین سب سے زیادہ تکلیف اس باعث ہے کہ ہر ایک مہینہ اور ہر زمانہ کیسے خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دیتا ہے۔ نبیوں کے معجزات اور ولیوں کی کرامتیں ہوتی ہی وہ ہیں۔ جن کا عقل احاطہ نہ کر سکے جو عقل میں آگیا وہ معجزہ اور کرامت کیا ہے۔

(۱۸)

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

ترجمہ:۔ اے میرے مرید! عشق الٰہی سے سرشار ہو کر خوش رہ، نڈر، بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا۔ جو چاہے کر میرا نام

Marfat.com

بلند ہے۔

فائدہ:۔ برائے حصول مقاصد دنیوی اور دینی گناہوں سے توبہ اور معافی مانگ کر روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:۔ هِمْ :امر۔ هَامَ ۔يَهِيمُ سے هَيَمَان ۔ هَيُوم۔ سرگشتہ ہونا۔ عاشق ہونا هیوم کا مادہ بھی ہیم ہے۔

طِبْ :۔ بصیغہ امر حاضر طاب يطيب سے طِيْب ۔ طَيْبَةٌ ۔خوشبو۔ پاکیزگی طیب۔ پاک اور حلال۔

اِشْطَحْ :۔ صیغہ امر۔ جب برتن کو پر کیا جائے تو اس سے باہر پانی گرنے لگے وہ صورت اِشْطَحْ ہو گی۔

غَنِّ :۔ بے نیاز ہونا۔ خوش ہونا ۔اِفْعَلْ۔ کام کر۔

تَشَا :۔ جو چاہے۔ اسم نام ۔ عَالِي ۔ عالِ ۔ بلند۔ غالب ہونا۔

اس شعر میں آپ نے اپنے مرید کو عرفان اور هم۔ سرشار عشق ہونا۔ طیب۳ ۔پاکیزگی اختیار کرنے شطح اللہ کی رضا پر اس قدر کاربند ہونا کہ اس کا جام چھلکنے لگے اور۔ غناہ ۔ ہر چیز سے بے نیاز ہو جانا مال دنیا کی پرواہ تک نہ کرنا۔ ان پانچ منازل کو طے کرنے اور ان سے گذر جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

اے میرے مرید ارادت صادق اختیار کر اور خوش رہ۔ اسرار حقیقت کے اظہار میں کسی کی پرواہ نہ کر کوئی تیرا مزاحم نہ ہو گا میرا نام بہت بلند ہے میں تیرا محافظ ہوں۔

مرید:۔ اہل تصوف کے نزدیک "مرید" وہ ہے جس نے ماسوی سے قطع نظر کر کے اپنے ارادوں کو ترک کر کے اللہ سے تعلق جوڑ لیا۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے نہ کہ غیر سے پس اس کا ارادہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے

Marfat.com

اس کی مرضی اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ تب وہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ کے طبقہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کی مرید سے کیا مراد ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا میرا مرید وہ ہے۔ جو میری زندگی یا وفات کے بعد مجھ سے مخلصانہ محبت اور ارادت رکھے۔ خاص مریدوں سے ہو یا عام سے۔ پاس سے ہو یا دور سے۔

آپ نے مزید فرمایا۔ اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ

اگر میرا مرید جید نہ ہو تو میں جید ہوں۔ اور اگر میرا مرید صاف دل نہیں یا آلودہ گناہ ہے تو میں اس کو جید اور صاف دل بنا دیتا ہوں۔ ایسے جیسے دریا کی موج ناپاک چیزوں کو دھو ڈالتی ہے۔ اس طرح جو میرا مرید ہو میں اس کو پاک اور صاف کر دیتا ہوں۔

اِنِّیْ لِمَنْ اَرَادَلِیْ ضَامِنٌ وَاِنْ کَانَ عَلٰی سَرِیْرَۃٍ غَیْرِ صَالِحَۃٍ۔

میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ سے ارادت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس کے اخلاق ناشائستہ ہوں میری ارادت کے ساتھ اس کے اخلاق ذمیمہ بلند اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں میری ارادت کی شرط یہ ہے کہ وہ احکام شریعہ کے تابع رہ کر شرک کفر گناہ وغیرہ سے کنارہ کش ہو جائے۔ جو شخص احکام شریعہ کا تابع نہیں وہ میرا مرید نہیں تاوقتیکہ تائب نہ ہو۔

اس شعر میں تصوف کی اصطلاحیں۔ ہیمان۔ طیب۔ شطح اور غنا لائی گئی ہیں ہیمان یہ معرفت اور عشق الٰہی کی پہلی منزل ہے۔ اس منزل میں قدم رکھنے کے لیے اتباع شریعت محمدی کرتے ہوئے زہد تقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر عشق الٰہی حاصل ہی ہو نہیں سکتا۔ اس منزل میں ارادت اور اشتیاق الٰہی غالب ہونے کی وجہ سے صبر جاتا رہتا ہے۔ سکون قریب تک نہیں آتا۔ اس وجہ سے جنون و سکر کا غلبہ ہوتا ہے۔ ہیمان۔ کے بعد جب بے قراری اور جنون ختم ہوتا ہے۔ تو وہ طیب کی منزل ہوتی ہے۔ سالک مشاہدہ محبوب سے مطمئن اور خوش ہو جاتا ہے۔ اس میں طمانیت کے

Marfat.com

نتیجہ میں سرور، کیف اور عجب سی مستی حاصل ہوتی ہے۔ اصطلاح تصوف میں شطح ایسے کلمات مراد ہیں جن میں رعونت اور فخر و مباہات کا اظہار ہو یعنی شطح محققین متجسس افراد کی لغزشوں کا اس طرح سے نام ہے کہ سالک پر تر الٰہی دیکھنے لگتا ہے اس حالت میں اس کو کچھ تصرفات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جن کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے ان کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا ہی شطح ہے۔ شطح سے بلند رتبہ فنا کا ہے۔ جب وہ اس پر پہنچتا ہے تو اظہار دعویٰ سے بھی دست بردار ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر وہ اس کی اپنی ذات، ذات الٰہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس درجہ اور منزل کے بارے میں جس میں معرفت حاصل ہو جائے۔ محبوب سبحانی کا ارشاد ہے۔ اس میں نہ شیطان کا ڈر رہتا ہے اور نہ ہی کسی منکر یا دشمن کا حملہ کارگر ہو سکتا ہے۔ یہ مسائل الٰہیات اور روحانی مدارج سمجھنے کی ہم استعداد نہیں رکھتے نہ ہی عقل ان کا احاطہ کر سکتی ہے۔ یہ بھی ضروری نہ ہے کہ روحانی ترقی کو عقلی دلائل سے ہی ثابت کیا جائے۔

(۱۹)

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

ترجمہ:۔ اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالےٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ رفعت عطا کی ہے جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوں کو پالیا ہے۔

Marfat.com

فائدہ :۔ گیارہ دن ایک ہزار بار روزانہ پڑھنے سے خوف و خطر ہر قسم کے وسواس شیطانی ختم ہو جاتے ہیں۔

تشریح :۔ لَا تَخَفْ :۔ فعل نہی ۔خوف ۔مصدر ڈرنا ۔

اللہ :۔ اسم ذات ہے ۔

رِفْعَتْ :۔ بلندی ۔

نِلْتُ :۔ نیل مصدر پانا ۔حاصل کرنا ۔

اَلْمُنیٰ :۔ جمع منیۃ ۔آرزو ۔خواہش ۔

آپ اپنے مریدوں کو تسلی اور تشفی فرما رہے ہیں کہ انہیں کسی قسم کا خوف یا ڈر نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ آپ ایسے مقام پر فائز ہیں جہاں سے ان کی بخوبی نگہداشت کر سکتے ہیں نہ کوئی آپ کے مریدوں کو گمراہ کر سکتا ہے ۔اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف پہنچا سکتا ہے ۔

۲۰

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

ترجمہ :۔ میرے نام کے ڈھنکے آسمان و زمین میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

فائدہ:۔ تسخیر خلق و طلب جاہ و جلال شیطان فطرتوں سے نجات اور نیک بختی کے لیئے ہر روز پانچ سو مرتبہ بلا ناغہ پڑھیں ۔

تشریح:۔ طُبُول ۔۔ جمع طبل۔ طبلہ ڈھول نقارہ ۔

اَلسَّمَاء :۔ آسمان۔ دُقَّتْ فعل ماضی مجہول۔ طبل پر چوٹ ۔

تشاوس :۔ ترچھی نگاہ سے دیکھنا ۔

سَعَادَۃ :۔ خوش بختی ۔ بَدَا صیغہ ماضی بدو مصدر ظاہر ہونا ۔

آپ فرماتے ہیں جو سعادت مجھے قرب الٰہی سے ہے وہ مسلم ہے تجلیات نبوی میری رہنمائی کرتی ہیں ۔ جن کی بدولت میری شان و شوکت نمایاں ہوئی میری رفعت کے ڈنکے زمین اور آسمان پر بجنے لگے ۔

(۲۱)

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ !

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ کے تمام شہر میری مِلک ہیں ان پر میری حکومت ہے میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے مصفا تھی ۔

فائدہ:۔ برائے بلندی مرتبہ۔ تسخیر خلائق، شیطانی خطرتوں سے نجات کے لیئے گیارہ دن ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں ۔

Marfat.com

تشریح :- بلادٌ :- بلد۔ شہر۔ تحت ۔ زیر۔
وَقتٌ :- زمانہ کا وہ حصہ جو کسی کام کے لیے مخصوص کیا جائے ۔ تصوف کی کتابوں میں وقت کی یہ تعریف ہے۔ وقت حال آدمی سے عبارت ہے۔ جس کا زمانہ موجود ہے۔ ماضی اور مستقبل سے کوئی تعلق نہ ہے ۔ حال وہ ہے جس میں تجلیات انوار الہی دل پر وارد ہوتی ہیں۔ جب کبھی یہ نازل ہوجاتی ہیں تو ان کی مثل ضو نگن ہوجاتی ہے ۔ حال تغیر اوصاف کو کہا جاتا ہے ۔

قلب :- لطیفہ ربانی ہے یہ لطیفہ انسان کی حقیقت ہے ۔ جب دل تندرست ہوتا ہے ۔ تو تمام بدن تندرست ہوجاتا ہے ۔ اور جب دل بیمار ہوجاتا ہے تو تمام بدن بیمار ہوجاتا ہے ۔

صَفیّ :- ماضی صفو و صفاء. مصدر کدورت سے پاک ہونا ۔ روشنی ۔ برگزیدہ ۔

اس شعر میں آپ کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالے نے جو جو کمال جس کسی انسان کو بخشا ہے وہ خالق نے روح کی تخلیق کے وقت بخش دیا۔ مجھ میں جو کمال اس حالت میں ہے وہ میری روح کی تخلیق کے وقت ہی عطا کر دیا گیا تھا۔ یعنی دنیا کی مملکت آپ کے تحت کر دی گئی ۔ حضور کو جو نبوت عطا ہوئی وہ دنیاوی زندگی کے چالیس سال بعد نہیں بلکہ اس وقت سے قبل عطا ہو چکی تھی جب ابوالبشر سیدنا آدمؑ ابھی پانی اور گارے میں تھے ۔ حدیث نبوی ہے ۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ

(۲۲)

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

Marfat.com

ترجمہ:- میں نے اللہ تعالےٰ کے تمام شہروں کی طرف نظر دوڑائی

وہ میری آنکھوں میں رائی کے دانہ کے برابر سما گئے ۔

فائدہ:- مرد عورت میں محبت اصلح اور لڑائی جھگڑے سے نجات کے لیے
گیارہ مرتبہ شکر چینی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے کھلائیں ۔

تشریح:- نَظَرْتُ :- صیغہ ماضی ضمیر متکلم- غور سے دیکھنا ۔
بِلَادِ اللّٰہِ:- بلد شہر گاؤں یہاں اللہ کی زمین مراد ہے ۔

اِتِّصَال :- ملنا - پہنچنا ۔
کَخَرْدَلَۃٍ :- مضاف اس جگہ محذوف ہے ۔

آپ اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے تمام دنیا کی مملکت میرے ماتحت کر دی ۔ لیکن یہ ظاہری سلطنت میری نگاہ میں ایک رائی کے برابر ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ عارفان حقیقت شناس کی نظریں دنیا کی اور مال متاع دنیا کی کوئی وقعت نہیں برتی ارشاد ربانی ہے ۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ط

(۲۳)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

وَ نِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

ترجمہ:- میں علم کو درست پڑھ کر قطب ہو گیا یہ سعادت میں

Marfat.com

نے اللہ تعالے کی امداد سے حاصل کی۔

فائدہ:۔ برائے حصول علم ظاہری و باطنی ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز فجر بلاناغہ پڑھیں۔

تشریح:۔ دَرَسْتُ:۔ ماضی متکلم۔ دَرَسَ دَرْسًا۔ کتاب کو پڑھنا۔ مدرسہ

عِلْمٌ:۔ جاننا۔ حَتّٰی۔ انتہا کے لیے آتا ہے۔

صِرْتُ:۔ فعل ناقص واحد متکلم ماضی۔

نِلْتُ:۔ صیغہ واحد متکلم ماضی نَیْل مصدر۔ پانا۔ حاصل کرنا۔

سَعْد۔ سعادت:۔ نیک بخت ہونا۔ سعد اصطلاح تصوف میں ایک مقام ہے جو وقت کے غوث کو عطا ہوتا ہے۔

مَوْلَی الْمَوَالِی:۔ ذات باری تعالیٰ۔

آپ کا فرمان ہے کہ عرفان حقیقی حاصل کرنے کے لیے علوم دینیہ یعنی قرآن علوم پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب فقہ حدیث اور تفسیر پر عبور ہو گا تو مرد صالح بننے کے لیے حصول علم کے ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے اس کے ساتھ اللہ تعالے کا فضل شامل حال ہونا ضروری ہے۔ اللہ کے فضل سے میں نے دینی علوم، علوم ظاہری اور باطنی حاصل کئے پھر مدارج سعادت طے کیے اور قطب عرفان و حقیقت کا مسند نشین ہوا۔

(۲۴)

رِجَالٌ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ

وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ كَاللَّاٰلِیْ

Marfat.com

ترجمہ :۔ میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں وہ اس عبادت کی روشنی کی بدولت راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں ۔

فائدہ :۔ شوق عبادت و ریاضت تصوف میں مقام کے حصول کے لیے چالیس دن ایک مرتبہ روزانہ پڑھیں ۔

تشریح :۔ رِجَالِیْ ۔ رَجُلٌ :۔ مرد ۔ مرد کامل ۔ رجالی کی یائے متکلم شفقت اور محبت ظاہر کرتی ہے ۔

ھَوَاجِرِ :۔ ہاجرہ کی جمع ہے ۔ دوپہر ۔ گرمی کی شدت ۔ ہجر کے معنی چھوڑنا دوپہر کی گرمی میں عموماً کام چھوڑ کر آرام کیا جاتا ہے ۔ اس لیے اس وقت کا نام ہاجرہ ہو گیا ۔

صِیَام :۔ صائم کی جمع ہے ۔ روزہ دار ۔ صوم چپ رہنا ۔

ظُلَمِ :۔ جمع ظلمت تاریکی ۔

لَیَالِیْ :۔ جمع لیل ۔ رات ۔

لَآلِیْ :۔ جمع لولو ۔ خالص موتی ۔

آپ اس شعر میں اپنے مریدوں کی شان بیان کرتے ہیں ۔ خواہ موسم کتنا گرم کیوں نہ ہو ۔ میرے مرید اس شدت کی گرمی میں دن کو روزہ رکھتے ہیں ۔ خواہ راتیں تاریک ہوں ان کی تاریکی میں عبادت کرتے ہوئے نوافل تہجد ادا کرتے ہیں ۔ تاریکی میں نور الٰہی سے ان کی پیشانی موتیوں کی طرح چمکتی ہے ۔

Marfat.com

(۲۵)

وَ کُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّیْ !

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ترجمہ :- ہر ایک ولی کا ایک مقام ہے لیکن میرا مقام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں ان کے قدموں پر رہنا ہے۔

تشریح :- وَلِیٌّ :- دوست۔ مہربان۔ قریبی رشتہ دار۔ مددگار۔ نگہبان۔

قَدَم :- پاؤں۔ اصطلاح صوفیا میں قدم سے مراد سعادت ہے سعادت ہی قدم صدق ہے۔

النَّبِیُّ :- خبر دینے والا۔ ہر صاحب کتاب نبی رسول کہلاتا ہے۔ ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہ ہے۔ نبی پر کتاب نازل ہوئی تو رسول کہلایا۔

بدر :- ماہ کامل۔

آپ کا ارشاد ہے ہر ولی کو ایک مقام ایک خاص رتبہ اور ایک خاص درجہ عطا کیا گیا میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں قدم بقدم درجہ منازل کمال تک پہنچ گیا۔ لیکن دوسرے ولی اس مقام کو حاصل نہ کر سکے اگرچہ سعادت سب ولیوں کے لیے مقدر ہے۔ جس طرح علم میں علما کی استعداد مختلف ہوتی ہے ذہین حصول علم میں جلد منازل طے کر لیتے ہیں اور سست کند ذہن پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہی کیفیت

Marfat.com

حصول عرفان کی ہے۔ حضورؐ کی معرفت کی پہچان کا راستہ قلب کو صیقل کرنا ہے۔ قلب صیقل اس طرح سے ہوتا ہے کہ پہلے نفس امارہ کی متابعت سے نجات حاصل کر کے ممنوعات یعنی نواہی اور معاصی سے توبہ کر کے۔ پوری طرح تائب ہو اور آئندہ زندگی میں پابند رہے۔ اور امر الٰہی کا باقاعدگی سے پوری طرح پابندی کرے پھر نوافل اور عبادات ذکر اللہ سے دل صیقل ہوگا۔ اس کے بعد دل پر نور الٰہی سے منور ہوگا۔ یہ تمام مقام عبادات و ریاضت سے حاصل ہوتے ہیں۔ سیدنا محبوب سبحانیؒ نے فرمایا کہ میں ان منازل کو طے کر کے آسمان کمال تک پہنچ گیا۔

(۲۶)

نَبِیٌّ ھَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ

ھُوَ جَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

ترجمہ:۔ نبی اکرمؐ ہاشمی مکی۔ حجازی وہ میرے جد اعلےٰ ہیں جن کی بدولت میں نے بزرگی کو پایا۔

فائدہ:۔ شعر ۲۵۔ ۲۶۔ حضورؐ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے
یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا وَھَّابُ یَا عَزِیْزُ یَا غَنِیُّ
یَا مُغْنِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا مُعِزُّ ہر دو اشعار کے ساتھ ملا کر پڑھیں یہ عمل چالیس روز کریں۔

تشریح:۔ یہ شعر دیگر قصائد میں نہ ہے۔ عام مشہور ہے کہ قصیدہ غوثیہ کے تئیس اشعار میں

Marfat.com

اس شعر کو شامل کر کے تیس ہوتے ہیں۔

هَاشِمِیْ :۔ حضورؐ کے جدِ امجد سیدنا ہاشم ہیں اس وجہ سے آپ ہاشمی کہلاتے ہیں۔

مکی :۔ سرزمین مکہ معظمہ، حجاز کہلاتی ہے۔ اہل مکہ مکی کہلاتے ہیں۔

رَتَّتُ الْمَوَالِیْ :۔ بلند درجہ۔

سیدنا محبوب سبحانیؒ اپنے خون کے پاکیزہ معطر اور اعلٰے ہونے کی دلیل کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نسبی نسبت ہونے کا اظہار فرماتے ہیں۔ آپ کے زمانہ میں باطل فرقے جس قسم کی ہزل گوئی کرتے تھے ان کے رد کے لیے آپ کو اپنی اعلٰے نسبی کا اظہار کرنا ضروری تھا۔

۲۷

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ :۔ اے میرے مرید تو کسی شریر سے نہ ڈر میں لڑائی میں اولو العزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

فائدہ :۔ فتح و نصرت بر اعداء کے لیے مٹھی بھر خاک پر گیارہ روز سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دشمن کی طرف پھینکیں۔

تشریح :۔ لَا تَخَفْ :۔ صیغہ نہی۔ خوف نہ کر۔ واشٍ کسی شریر کی شر۔

Marfat.com

آپ اپنے مرید سے فرماتے ہیں کہ میرے مرید کو کسی قسم کا خوف یا خطرہ یا ڈر مخالف سے نہ ہونا چاہیے کیونکہ میں اس کا محافظ اگر میرا مرید عرفان کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اسے ڈر ہے کہ اس مقام سے وہ گرا دیا جائے گا۔ اس کے دل میں یہ وسوسہ نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں اس کا محافظ ہوں اور اولوالعزم ہوں اور دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہوں۔ اس شعر میں آپ نے اپنے مریدین کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

۲۸

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحی الدِّیْنَ اِسْمِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاسِ الْجِبَالِ

ترجمہ:۔ میں جیلان (گیلان) کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے۔ میرے (فیض کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

فائدہ:۔ نومولود بچے کے گلے میں یہ شعر لکھ کر بطور نقش ڈال دیں ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اس شعر کے ہمراہ یَا بَاسِطُ یَا رَافِعُ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللّٰہُ مَا لِیْ۔ گیارہ دن با پرہیز گیارہ سو بار پڑھنے سے خلقت گرویدہ ہو گی۔

Marfat.com

تشریح:۔ اَنَا :۔ میں ضمیر واحد متکلم ۔

الجیلی :۔ آپ کی پیدائش جس دیہات میں ہوئی اس کا نام جیل ہے ۔ یہ دیہات جیل کے قریب ہے آپ کی بدولت اس علاقہ کی شہرت ہوئی اس کی نسبت آپ جیلانی کہلاتے ہیں ۔ فارسی میں ج، گ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس وجہ سے جیلانی سے گیلانی بھی کہلاتے ہیں ۔

مُحی :۔ مصدر افعال زندہ کرنا سے مشتق ہے ۔ محی الدین دین کو زندہ کرنے والا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو آپ نے اس طرح زندہ کیا کہ آپ کے زمانہ میں شیعہ گروہ باطلہ میں سے بالخصوص شیعوں نے دین متین پر جس طرح سے بلہ بول دیا تھا اگر آپ اس کو روک کر اس کا منہ توڑ جواب نہ دیتے تو دین حق شاید نابود ہو جاتا اس وجہ سے بھی آپ اسم باسما ہیں ۔

رَاسُ :۔ سر۔ چوٹی ۔

اَلجِبَالُ :۔ جمع جبل پہاڑ ۔

آپ نے اپنی ہدایت کے نشانات کے بارے میں فرمایا کہ وہ بہت بلند ایسے ہیں جیسے پہاڑ کی چوٹی پر ہوں یعنی بہت بلندیوں پر ہیں ۔ جو آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں عرب میں عام دستور تھا مسافروں کو راہ پر لانے کے لیے آگ جلائی جاتی تھی مسافر آگ کی روشنی کو دیکھ کر صحیح راہ پر چل کر مسافت طے کر کے ہلاکت سے بچ جاتے تھے ۔ آپ بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے مینارہ نور تھے ۔ دین اسلام کی جو خدمات آپ نے اس زمانہ میں سرانجام دیں اس کی وجہ سے آپ محی الدین کہلائے آپ کا لقب آپ کا اسم بن گیا ۔ آپ کی حق پرستی اور باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی وجہ سے رافضی، آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں ۔ اس لیے آپ نے اپنا حسب و نسب اور لقب بیان کیا ۔

Marfat.com

۲۹

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ:۔ میں سیدنا حسن رضی اللہ تعالےٰ کی اولاد سے ہوں میرا خاص مقام ہے میرے قدم اولیا اللہ کی گردنوں پر ہیں

فائدہ:۔ برائے حصول مراتب و بلندی درجات ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:۔ اَلْحَسَنِیْ:۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب اپنے نسب نامہ کا آپ ذکر کرتے ہیں۔

مَخْدَعْ:۔ اصطلاح تصوف میں قطب مخدع کے پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ جہاں بادشاہ اور اس کے مشیر بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں وہ جگہ مخدع کہلاتی ہے۔

اَقْدَام:۔ جمع قدم۔

عُنُق:۔ بضم ہیں و سکون ۔ گردن۔ جماعت مرداں حق۔

عربی قصائد میں یہ رسم چلی آتی تھی قصیدہ گو اپنا تعارف بھی کراتا تھا۔ قصیدہ کے آخری اشعار میں آپ نے اپنے حسب و نسب کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ذات کو متعارف کراتے ہوئے۔ اپنا نسب نامہ جو سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ اس کا ذکر کیا ہے۔ "ولیوں" میں آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایسی فضیلت اور برتری عطا فرمائی کہ ہر ولی

Marfat.com

کی گردن پر آپ کا قدم آیا یعنی اس پر بلندی عطا کر دی گئی ہے۔

۳۰

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

ترجمہ:۔ عبد القادر میرا نام مشہور ہے میرے جد امجد کے نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔

ہر مشکل کی آسانی، دشمن اور آفات سے نجات کے لیے ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

عبد :۔ بندہ ۔ غلام ۔ عبودیت ۔ بندگی ۔ عجز

اَلْقَادِرْ :۔ اسم باری تعالےٰ ۔

جَدّ :۔ نانا ۔ دادا ۔

صاحب :۔ دوست ۔ ہمراہ ۔ مالک ۔

عَیْن :۔ آنکھ ۔ آفتاب ہونا ۔ عین کے اعداد ۲۰ ہیں اور اس کے معنی بھی ۲۰ ہیں نگہبانی ۔

اَلْکَمَال :۔ جن پر تمام ہو ۔ انتہائی کمال ۔

اس شعر میں آپ کی عبودیت وخضوع کے ذکر کے ساتھ آپ کے مراتب کا پتہ چلتا ہے اور آپ کی شان اللہ رب العزت کے نام قادر کے عبد کی بدولت کئی گنا شان ہو گئی ہے

Marfat.com

والدین نے آپ کا نام عبدالقادر ہی رکھا تھا۔ لیکن دین کو زندہ کرنے کی بدولت آپ کا لقب محی الدین ایسا مشہور ہوا کہ نام بن گیا۔ آپ کے اسم عبدالقادر ہیں جو لطافت اور پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ اس کی بدولت وہ ارادتمندوں کے لیئے اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ آپ نے آقائے نامدار مدنی تاجدار فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم کو عین الکمال کہہ کر ان سے اپنا نسبی تعلق کا اظہار فرمایا۔ یہاں عین الکمال سے مراد ایسا پارس کندن سونا۔ جس کے چھو جانے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے گویا آپ نے اپنے جد اعلیٰ نانا سید نا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان الفاظ سے نعت بیان کی ہے ۔

چہل کاف

روزانہ نماز مغرب کے بعد ۱۲ بار اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے گھر ہر قسم کے جادو ٹونے جنات اور بدروحوں سے محفوظ رہے گا۔ برائے مطیع جنات باپرہیز چلہ کرنا ہوگا ۔

کَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً

كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَلَكٍ

اے محبوب تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت سے سخت مصائب سے کفائت کرتا رہا ہے۔ اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفائت کرے گا۔ جن کی واپسی یار کے رہنا بھاری لشکر کے گھات لگانے کی مانند ہے

تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ

تَحْكِي مُشَكْشِكَةً كَلَكْلُكٍ لَكَكٍ

Marfat.com

وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یک جان ہونے میں ایک موٹی رسی کی لڑیوں کی طرح یک جان ہونے کی طرح اپنی تندی اور تیزی دلیری اور سختی میں ایک بھاری مسلح نیزہ زن لشکر جیسی ہیں وہ اپنی جسامت طاقت اور یک جان فربہ اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں۔

كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهٗ
يَا كَوْكَباً كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكِ

اے میرے دل جسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفائت کی جو مجھ پر نازل ہو رہی تھیں۔

یا اللہ ان تمام مصائب سے نجات دے اور کفائت کرے جو مجھ پر آئندہ نازل ہوں اللہ ہی کفائت کرنے والا ہے جس نے مجھے تیرے رنج اور تکلیف سے کفائت کی آئندہ بھی کرے گا۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جناب سرکار دو عالم نبی کرم، نور مجسم، ہادی انس و جاں رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲ ربیع الاول

اَلْحَمْدُ شریف ۱۱ مرتبہ، دَرُوْدْ شریف ۳۶۰ مرتبہ؛ یَاهَادِیْ یَا نُوْر ۳۶۰ مرتبہ؛ یَا هَادِیْ یَا مُنَوِّرْ ۳۶۰ مرتبہ؛ یَا حَضْرَتْ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ؛ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ؛ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی سَرْمَدًا عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ فریاد رس یَا حَضْرَتْ اَلْمَدَدْ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَضْرَتْ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْرِ ۳۶۰ مرتبہ؛ دَرُوْدْ شریف ۳۶۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ شریف ۱۱ مرتبہ؛ یَا حَضْرَتْ یَا سَرْوَرْ یَا صِدِّیْقْ یَا عُمَرْ یَا عُثْمَانْ یَا حَیْدَرْ یَا شَبِّیْرْ یَا شَبَّرْ شرکن دفع خیر اور ۳۶۰ مرتبہ؛ اَلْحَمْدُ شریف ۱۱ مرتبہ؛

اس ختم شریف کے بے حد فیوض و برکات ہیں لہٰذا جو شخص ہر ماہ کی بارہ تاریخ کو بعد نماز فجر اس ختم شریف کو پڑھے اللہ اسے دین و دنیا میں اسے مالا مال کر دے گا اور اس کے لیے رحمتوں کے خزانے کھل جائیں گے۔

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخر

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ؛ سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ؛ سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ سورۃ والعصر ۱۰ مرتبہ

Marfat.com

کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ۔ کلمہ طیب ۱۰۰ مرتبہ، آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ شیئاً للہ یا حضرت صدیق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ،

اس ختم شریف کو پڑھنے والے کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زیارت خواب میں ہو گی۔ اور جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اسے اپنی باطنی رحمت سے نوازے تو وہ شخص اس ختم کو بعد نماز جمعہ چالیس یوم تک پڑھے انشاءاللہ جو اللہ سے مانگے گا وہ پائے گا۔

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ۔ سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ یا وہاب ۱۰۰ مرتبہ، یا فتاحُ ۱۰۰ مرتبہ۔ یا باسط ۱۰۰ مرتبہ، یا غنیُّ ۱۰۰ مرتبہ، یا کافی ۱۰۰ مرتبہ، یا رازق ۱۰۰ مرتبہ۔ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، شیئاً للہ یا حضرت فاروق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ،

اضافہ رزق کے لیے یہ ختم شریف بڑا اکسیر ہے اس جمعرات کو بعد نماز عصر اس ختم شریف کے پڑھنے سے مال و دولت میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔

ختم شریف امیر المومنین سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ

دُرود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ والعصر ۱۰۰ مرتبہ، آیۃ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ شیئاً للہ یا حضرت عثمان عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ،

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضٰے اکرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ

تاریخ وصال ۲۱ رمضان المبارک

Marfat.com

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ؛ سورہ انا اعطیناک ۱۰۰ مرتبہ؛ سورۂ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ؛ کلمۂ تمجید ۱۰۰ مرتبہ؛ آیت کریمہ ۱۰۰ مرتبہ یا کافی ۱۰۰ مرتبہ؛

یَا مُغْنِیْ الدِّیْن ۱۰۰ مرتبہ؛ یَا خَالِقُ ۱۰۰ مرتبہ؛ یَا وَهَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا تَوَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ؛ سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ؛ شیأ للّٰہ یا حضرت علی عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ؛

ختم شریف حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

سُوْرَۃُ بَقَرَ کا آخری رکوع اور سُوْرَۃُ دَھر، سورۃ مزمل، سُوْرَۃُ فِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ کَوْثَرْ ایک ایک بار اور پھر جیسا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا گیا ہے۔ اسی طرح بالترتیب سُوْرَۃُ کَافِرُوْن، سُوْرَۃُ اِخْلَاص، سُوْرَۃُ فَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ فَاتِحَہُ اور اَلِفْ لَامْ مِیْم اور مَا کَانَ سے تَسْلِیْمًا تک پڑھ کر پھر دُرُوْدْ شَرِیْف پڑھیں اور سُبْحَانَ رَبِّكَ سے الْعٰلَمِیْنَ تک پڑھ کر دعا مانگیں اور ثواب اس کا امام حسن رضی اللہ تعالٰے عنہ کو پہنچائیں۔

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱۱۱ مرتبہ؛ خُذْ بِيَدِیْ شَيْئًا لِلّٰهِ يَا حَضْرَت سُلْطَان شَيْخ سَيِّد عَبْدُ الْقَادِر جِيْلَانِی اَلْمَدَد ۱۱۱ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ ۱۴۱ مرتبہ؛ سُوْرَۃُ یٰسٓ ایک مرتبہ؛ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ؛ یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ

Marfat.com

۱۱۱ مرتبہ؛ یَا شَافِیُ اَنْتَ الشَّافِیُ ۱۱۱ مرتبہ، یَا ھَادِیُ اَنْتَ الْھَادِیُ ۱۱۱ مرتبہ؛ یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ مرتبہ، یا حَضرَتْ غَوثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہ ۱۱۱ مرتبہ سَہِّلْ فَسَہِّلْ یَا اِلٰہِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱۱ مرتبہ؛ امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا غوثِ اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ؛ یَا شَیْخ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱۱ مرتبہ؛ مشکلات بے عدد داریم اَشَیْئًا لِلّٰہِ غوثِ اعظم پیرِ ما ۳ مرتبہ ما ہمہ محتاج تو حاجت روا اَلْمَدَدْ یا غَوْثِ اَعْظَم سَیِّدَا ۳ مرتبہ، خُذْ بِیَدِیْ یَا شَاہِ جِیلَان خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَنْتَ نُوْرُ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم ۳ مرتبہ، وقت امداد یا شہِ بغداد رس بفریاد یا شہِ بغداد ۳ مرتبہ دُرُودْ شَرِیْف ۱۱۱ مرتبہ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ؛

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسم ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ: اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں، کَلِمَۃُ حَقٍّ عَلَیْھَا نَحْیٰ وَعَلَیْھَا نَمُوْتُ وَنُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ عَلَیْھَا مِنَ الْاٰمِنِیْنَ اٰمِیْن اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ختم شریف حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُوْرَۃُ تَغَابُنْ اور سُوْرَۃُ جُمُعَۃ، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن و سُوْرَۃُ مُدَّثِّرْ، سُوْرَۃُ مُرْسَلٰت ایک ایک بار پڑھیں اور پھر سُوْرَۃُ کَافِرُوْن سے۔

ختم شریف حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ

حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ کی روح اقدس کے ایصال ثواب کے لئے مندرجہ ذیل ختم پڑھنا بہت بہتر ہے۔ درود شریف، بار سورت الم نشرح ۱ بار سورۃ قدر ا بار

Marfat.com

سورت فیل ۱ بار سورہ کوثر ۱ بار سورہ نصر ۱ بار سورہ کافرون ایک سورہ اخلاص ۳ بار سورہ فلق ۳ بار۔ سورۃ الناس ۳ بار۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب والیہ ۷ بار۔ لا اِلٰہَ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین ۳ بار تیسرا کلمہ ۳ بار پہلا کلمہ ۱۱ بار۔ اللہ ۳۳ بار۔ اللہ ۳۳ بار۔ اللہ کے نام ۱ بار اور آخر میں الحمد شریف۔

ختم شریف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کامل ہستی سے کون واقف نہیں اور بچہ بچہ آں جناب کی برکات کا معتقد ہے۔ ضرورت مند حضرات ان کا ختم پڑھا کر اپنی دلی آرزؤں کو حاصل کریں۔ ترکیب ختم یہ ہے کہ پہلے درود شریف دس ۱۰ بار۔ بعدازاں سورۃ فاتحہ اکیس بار۔ سورۃ (والشمس وسورۃ واللیل) پچاس بار۔ سورۃ غاشیہ چالیس بار۔ سورۃ (طارق) پچاس بار۔

ختم شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب یہ ہے۔ درود شریف چار بار۔ الحمد للہ دس بار۔ یا قہار اسی بار۔ سورۃ تکویر تیس بار۔ سورۃ انفطار دو بار۔ انشقاق دس بار۔ سورۃ بروج پندرہ بار۔ سورۃ طارق سترہ بار۔ سورۃ اعلیٰ آٹھ بار۔ سورۃ غاشیہ ثبات۔ سورۃ فجر چار بار۔ یاستار پندرہ بار یاغفار پچاس بار بعدازاں درود شریف اور الحمد شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔

ختم شریف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

سورت مزمل ایک بار۔ سورہ بروج ۱ بار سورہ طارق ۱ بار سورہ لیل ۱ بار سورۃ تین

Marfat.com

ا بار سورہ قدر ا بار سورہ عصر ا بار سورہ کافرون ا بار سورہ نصر ا بار سورہ اخلاص ا بار سورہ فلق ا بار۔ سورہ ناس ا بار۔ ذکر نفی اثبات کھلا ذکر اللہ کھلا ۔درود شریف ابراہیمی کھلا ۔

ختم شریف حضرت علاؤالدین صابرؒ کلیر شریف

پہلے بسم اللہ شریف ایک سو بار۔ پھر سورۃ فاتحہ ساٹھ بار بعد اس کے سورۃ آل عمران ۱۰ بار۔ سورہ انعام ایک ہزار بار۔ سورۃ انفال ۷۰ بار۔ پھر درود شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچا دیں۔

ختم شریف حضرت نظام الدین دہلویؒ

ترکیب ختم :۔ بیان کی جاتی ہے۔ پہلے درود شریف چھ ۶ بار۔ اور سورۃ یٰسین تین بار۔ بعد ازاں سورۃ مدثر دس بار۔ سورۃ قیامت سورۃ اخلاص تین سو بار۔ یا کریم اسی بار۔ یا رحیم سو لہ بار۔ یا جبار ایک سو ساٹھ بار۔ یا ستار ایک ہزار۔ بعد ازاں سورۃ رحمٰن نہایت بہترین طریقہ سے پڑھ کر دعا مانگیں تاکہ خداوند لایزال اولیاء مرحوم کو اس ختم کا ثواب دے کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادے۔

Marfat.com

اللہ کے حضور سچی توبہ کرنے کی رہنما کتاب

اللہ میری توبہ

عالم فقری

شبیر برادرز، ۴۰۔بی اردو بازار، لاہور

Marfat.com

قرآنی دُعاؤں کا مؤثر مجموعہ

اذکارِ قرآنی

عالم فقری
(ایم اے اسلامیات)

زیرِ اہتمام

حاجی انور اختر

امیر ادارہ پیغام القرآن، لاہور

شبیر برادرز پبلشرز، اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

زندہ جاوید کتابیں

معروف مصنفین کی کتب

احکامِ شریعت	۳۶/۰۰
سرور القلوب	۳۹/۰۰
انوارِ جمالِ مصطفےٰ	۶۰/۰۰
شرح الصدور	۳۶/۰۰
نظامِ شریعت	۲۷/۰۰
عجائب الفقہ	۱۸/۰۰
رُکنِ دین	۱۳/۵۰
خزینۂ عملیات	۲۱/۰۰
حرزِ سلیمانی	۲۴/۰۰
نقشِ سلیمانی	۲[illegible]
مکاشفۃ القلوب	[illegible]
تاریخ الخلفاء	[illegible]
قصیدہ غوثیہ	[illegible]
کفل الفقہ	۱۸/۰۰
اتحاد بین المسلمین	۱۵/۰۰

عالم فقری کی تصانیف

احکامِ نماز	۴۲/۰۰
احکامِ روزہ	۲۴/۰۰
احکامِ زکوٰۃ	۲۴/۰۰
احکامِ حج	۳۳/۰۰
احکامِ طہارت	۱۸/۰۰
اذکارِ قرآنی	۱۵/۰۰
رزقِ حلال	۱۵/۰۰
اللہ میری توبہ	۲۷/۰۰
آفتابِ زنجان	۲۴/۰۰
گلزارِ صُوفیاء	۵۰/۰۰
حضرت علی احمد صابر کلیری	۱۸/۰۰
پیارے نبی کی پیاری دُعائیں	۳/۷۵
نماز مترجم (دو رنگ)	۲/۲۵
انجامِ رشوت	۶/۰۰
انجامِ شراب	۴/۵۰

شبّیر برادرز ○ ۴۰/بی اُردو بازار ○ لاہور۲

ذخیرہ

Marfat.com

Marfat.com

زندہ جاوید کتابیں

معروف مصنفین کی کتب		عالم فقری کی تصانیف	
احکام شریعت	۳۶/۰۰	احکام نماز	۴۲/۰۰
سرور القلوب	۳۹/۰۰	احکام روزہ	۲۴/۰۰
انوار جمال مصطفیٰ	۶۰/۰۰	احکام زکوٰۃ	۲۴/۰۰
شرح الصدور	۳۶/۰۰	احکام حج	۲۳/۰۰
نظام شریعت	۲۷/۰۰	احکام طہارت	۱۸/۰۰
عجائب الفقہ	۱۸/۰۰	اذکار قرآنی	۱۵/۰۰
رکن دین	۱۳/۵۰	رزق حلال	۱۵/۰۰
خزینۂ عملیات	۲۱/۰۰	اللہ میری توبہ	۲۷/۰۰
حرز سلیمانی	۲۴/۰۰	آفتاب زنجان	۲۴/۰۰
نقش سلیمانی	۲۴/۰۰	گلزار صوفیاء	۵۰/۰۰
مکاشفۃ القلوب	۴۸/۰۰	حضرت علی احمد صابر کلیریؒ	۱۸/۰۰
تاریخ الخلفاء		پیارے نبی کی پیاری دعائیں	۳/۷۵
قصیدہ غوثیہ	۳/۰۰	نماز مترجم (دو رنگ)	۲/۲۵
کفل الفقہ	۱۸/۰۰	انجام رشوت	۶/۰۰
اتحاد بین المسلمین	۱۵/۰۰	انجام شراب	۴/۵۰

شبیر برادرز ○ ۴۰ بی اردو بازار ○ لاہور ۲

Marfat.com

زندہ جاوید کتابیں

معروف مصنفین کی کتب	
احکام شریعت	۳۶/۰۰
سرور القلوب	۳۹/۰۰
انوار جمال مصطفےٰ	۶۰/۰۰
شرح الصدور	۳۶/۰۰
نظام شریعت	۲۷/۰۰
عجائب الفقہ	۱۸/۰۰
رکن دین	۱۳/۵۰
خزینہ عملیات	۲۱/۰۰
حرز سلیمانی	۲۴/۰۰
نقش سلیمانی	۲۴/۰۰
مکاشفۃ القلوب	۴۸/۰۰
تاریخ الخلفاء	
قصیدہ غوثیہ	۳/۰۰
کفل الفقہ	۱۸/۰۰
اتحاد بین المسلمین	۱۵/۰۰

عالم فقری کی تصانیف	
احکام نماز	۴۲/۰۰
احکام روزہ	۲۴/۰۰
احکام زکوٰۃ	۲۴/۰۰
احکام حج	۲۳/۰۰
احکام طہارت	۱۸/۰۰
اذکار قرآنی	۱۵/۰۰
رزق حلال	۱۵/۰۰
اللہ میری توبہ	۲۷/۰۰
آفتاب زنجان	۲۴/۰۰
گلزار صوفیاء	۵۰/۰۰
حضرت علی احمد صابر کلیریؒ	۱۸/۰۰
پیارے نبی کی پیاری دعائیں	۳/۷۵
نماز مترجم (دو رنگ)	۲/۲۵
انجام رشوت	۶/۰۰
انجام شراب	۴/۵۰

شبیر برادرز ○ ۴۰ بی اردو بازار ○ لاہور۲

Marfat.com